ذبیحہ کے لیے تسمیہ شرط ہے یا نہیں؟

سوال:- ایک خاص مسئلے کی وجہ سے آپ کا قیمتی وقت لینا چاہتا ہوں۔ یہاں کینیڈا میں مشرق اوسط سے آئے ہوئے عرب بھائیوں نے یہ موقف اختیار کر رکھا ہے کہ اہلِ کتاب کا ذبیحہ جسے قرآن میں حلال قرار دیا گیا ہے اُس کے تحت وہ تمام گوشت آجاتا ہے جو یہاں کی دکانوں میں فروخت ہوتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جانور کو ذبح کرتے وقت اللہ اکبر یا بسم اللہ کہنا ضروری نہیں ہے کیونکہ تسمیہ ذبح کے لیے شرط نہیں۔ جو گوشت بھی مشینوں سے کٹ کر بازاروں میں آتا ہے اُسے کھاتے وقت بسم اللہ کہہ دینا کافی ہے۔

جواب:- (از ملک غلام علی صاحب) عرب دوستوں کی یہ بات عجیب و غریب ہے کہ ذبح کے لیے تسمیہ شرط نہیں ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ہی جانور ذبح کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اُسے مت کھاؤ (انعام: ۱۲۱)۔ اہل کتاب کا ذبیحہ اور طعام انہی شرائط کے تحت حلال ہے جو قرآن میں دوسرے مقامات پر مذکور ہیں۔ ورنہ اہل کتاب کے کھانے میں خنزیر بھی تو ہوتا ہے۔ اگر اہل کتاب کا کھانا (طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ) مطلقاً حلال ہو تو خنزیر کو بھی حلال ہونا چاہیے تھا۔ ان کے طعام کی حلت کے متعلق حکم ایسا مطلق نہیں ہے جسے دوسرے قرآنی احکام مقید نہ کرتے ہوں۔ ہمارے ائمہ میں صرف امام شافعی کا ایک قول مروی ہے کہ مسلمان اگر اللہ کا نام نہ لے تب بھی اس کا ذبیحہ حلال ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر مسلمان کا عقیدہ اور نیت بھی یہی ہوتی ہے کہ وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کر رہا ہے، اس لیے اس کا زبان سے ذکر نہ کرنا حلت پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ امام شافعیؒ سے اس کے بالمقابل دوسرا قول بھی مروی ہے جس میں تسمیہ کو لازم قرار دیا گیا ہے۔ میرے علم میں کوئی دوسرا امام یا فقیہ نہیں جو بغیر تسمیہ کے ذبیحہ اہل کتاب کو حلال سمجھتا ہو۔